98793 ـ وقت گزارنے کے لیے انٹر نیٹ پر چیٹنگ کرنی

سوال

آپ سے گزارش ہے کہ مجھے انٹر نیٹ پر چیٹنگ روم میں جانے کا حکم بتائیں، کیونکہ میں صرف وقت گزارنے، اور وہاں پیش کیے جانے والے موضوعات کو دیکھنے اور مناقشہ کرنے کے لیے انٹر ہوتا ہوں، جناب والا آپ پر یہ چیز مخفی نہیں کہ ان رومز میں فحش گوئی اور بازاری کلام بھی ہوتی ہے.... اس مسئلہ میں آپ مجھے معلومات دیں، اللہ تعالی آپ کی حفاظت فرمائے، میری جانب سے آپ کے محبت بھری دعائیں ہیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ نفس کو مہذب بنائے، اور اسے سیدھا رکھنے کی کوشش کرے، اور اسے مکارم اخلاق اور بہتر اوراچھے آداب کی بلندی پر لے جائے، اور فساد و خرابی اور ہلاکت والی جگہوں سے اسے محفوظ رکھے، علماء سلوکیات اس پر متفق ہیں کہ نفس جبلّی یعنی پیدائشی طور پر کمزور اور میلان پر بنا ہے، اور عقل اس کنٹرول کرتی اور اس کی طاقت کو سیدھا رکھتی ہے، تو جب عقل دل و نفس کو فساد و خواہشات کی جگہوں کے سپرد کر دے تو پھر وہ اسے واپس لانے اور ان سے خلاصی دلانے کی مالك نہیں رہتی.

اور لہو لعب کی مجلسوں کا حال ہی یہی ہے ۔ میرے سائل بھائی ۔ اپنی طاقت اور صلاحیات اور وقت کی تضییع کے لیے کئی مصادر تھے ۔ بلکہ اس وقت دور حاضر میں انٹر نیٹ پر ۔ یہ سب کچھ ہوتا ہے، اور یہاں وہ لوگ جمع ہوتے ہیں جنہیں کوئی کام نہیں ہوتا، اور نہ ہی وہ اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کرتے ہیں، تو وہ اس میں اپنا وقت اور عمریں ضائع کرتے ہیں جو کہ ان کی سب سے قیمتی متاع ہے، اور وہ اپنے شب و روز قیل و قال میں ضائع کر دیتے ہیں، نہ تو انہوں نے دنیا ہی صحیح طور پر رکھی اور نہ ہی دین کا التزام کیا.

اور مسلمان شخص جب فراغت کی نعمت محسوس کرتا ہے جس سے اللہ تعالی نے اسے نوازا ہے تو وہ اس فراغت میں سب سے بہتر اور افضل کام تلاش کرتا ہے تا کہ اپنے شب و روز اور وقت کو بھر سکے، اور وہ کوئی ایسا کام تلاش نہیں کرتا جو صرف وقت گزاری کا باعث ہو.

اسی لیے آپ دیکھیں گے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا کرتے تھے کہ سب سے افضل اور بہتر کونسا عمل ہے جس پر عمل کر کے وہ اللہ تعالی کے ہاں سب سے اعلی درجہ اور مرتبہ حاصل کر سکتے ہیں، تو اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سوال کا جواب دیتے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت سارے لوگ خسارے میں رہتے ہیں، ایک تو صحت اور دوسری فراغت ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6412).

مغبون کا معنی یہ ہے کہ: اس میں بہت سارے لوگ خسارہ میں رہتے ہیں.

ابن قیم رحمہ اللہ وقت پر غیرت کے متعلق بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں:

گزرے ہوئے وقت پر غیرت آنی یہ غیرت قاتلہ ہے، کیونکہ وقت تیزی سے گزر جانے والا ہے، اور اونچے پہلو والا، اور واپسی میں آہستگی والا ہے ....

اور عابد کے نزدیك وقت یہ ہے کہ: وہ عبادت اور ذکر و اذکار کا وقت ہوتا ہے.

اور مرید کے ہاں اللہ تعالی کی طرف رجوع کا وقت ہوتا ہے، اور اس کے سامنے اپنا سب کچھ جمع کرنے اور مکمل دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرنے کا وقت ہے.

اور اس کے نزدیك سب سے عزیز چیز وقت ہوتا ہے، اسے غیرت آتی ہے کہ وقت اس کے بغیر گزر جائے، اور جب اس سے وقت فوت ہو جائے تو کبھی بھی اسے حاصل کرنا ممکن نہیں؛ کیونکہ دوسرا وقت (یعنی گزرے ہوئے وقت کے بعد والا وقت) ہو سکتا ہے اس کے کسی خاص کام کا مستحق ہو، تو جب اس کا وقت گزر جائے تو اسے حاصل کرنے کا کوئی راہ نہیں رہتا "

دیکھیں: مدارج السالکین (3 / 49).

وقت کو موقع جانتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانے میں سب سے بہتر معاون اور مددگار ثابت ہونے والی چیز غلط اور خراب اور وقت ضائع کرنے والی مجلسوں سے اجتناب اور دور بھاگنا، اور فضول کلام اور بات چیت کو ترک کرنا، اور سست و کاہل لوگوں سے پہلو تہی اختیار کر کے اچھے اور ذہین و فطین اور وقت کی قدر کرنے اور منٹوں کے لیے بیدار رہنے والے، اور مطالعہ میں غرق رہنے، اور معلومات زیادہ کرنے والوں سے تعلق رکھنا اور انہیں اپنا دوست بنانا ہے.

تو عقل و دانشمند وہ شخص ہے جسے اس بات کی توفیق ہو کہ وہ اپنی عمر اور وقت کو کسی فائدہ اور نفع مند اور نیك اور صالح عمل سے بھرے، تو وہ رفعت و بلندی کی سیڑھیاں اور زینے چڑھتا ہوا، علم حاصل کرتا ہے، یا پھر اپنا سبق لکھتا ہے، یا کوئی ہنر سیکھتا ہے، یا اپنے کسی رشتہ دار کی زیارت کرتا، یا پھر کسی مریض کی عیادت کرتا

ہے، یا کسی گمراہ شخص کو نصیحت کرتا ہے، یا رزق حلال کما کر اپنے اہل و عیال کو کھلا کر لوگوں کے ہاتھوں میں پائے جانے والے مال سے انہیں اپنے مال سے کفائت کرتا ہے.

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

" میں تم میں سے کسی ایك کو بھی فارغ دیکھنا ناپسند کرتا ہوں نہ تو وہ دنیا کا کوئی کام کرے، اور نہ ہی آخرت میں عمل میں مشغول ہو "

اسے ابو عبید القاسم بن سلام نے " الامثال " (48) میں ذکر کیا ہے.

اور مسلمان شخص کی زندگی میں معاصی و گناہ کی سماعت اور برائی و منکرات دیکھنے میں تسلی و تشفی نہیں، اور پھر آپ کو علم ہے کہ ان چیٹنگ رومز میں جو بات چیت ہوتی ہے وہ فحش گوئی اور کلام مخالف شریعت ہے، اور سوء خلق شمار ہوتا ہے، تو کیا اس طرح کی غلط اور متعفن کلام میں شامل ہونا مسلمان شخص کے لیے فائدہ مند ہو سکتا ہے، اور کون ہے جو اپنی زندگی میں اس کی کوشش کرے اور اس کی حرص رکھے ؟

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اس چیز (اطاعت) کی حرص رکھو جو تمہیں نفع اور فائدہ دے، اور اللہ تعالی سے مدد طلب کرو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (2664).

ذرا یہ سوچیں کہ اگر اللہ تعالی نے روز قیامت اس وقت کے متعلق سوال کر لیا جو آپ نے قیل و قال اور ایسی باتیں اور کلام لکھنے اور کلام کرنے میں صرف کر دیا جس میں کوئی فائدہ نہیں، بلکہ وہ آپ کے لیے نقصان دہ ہی تو پھر آپ کا جواب کیا ہو گا ؟.

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" روز قیامت بندہ اس وقت تك اپنے پاؤں نہیں ہلا سکے گا جب تك کہ اس سے اس کی عمر کے متعلق دریافت نہ کر لیا جائے کہ اس نے عمر کہاں گزاری، اور اس کے علم کے متعلق دریافت کیا جائیگا کہ اس نے اس نے علم کا کیا کیا، اور اس کے مال کے متعلق کہ اس نے مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے جسم کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں ضائع کر دیا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2417) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب و الترھیب (126) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

آخر میں ہم یہی کہینگے کہ میرے بھائی کیا آپ کو معلوم ہے:

ان چیٹنگ رومز نے بہت سے افراد کے اخلاق کو تباہ کر کے رکھ دیا اور کئی ایك محبت کرنے والوں کے مابین جدائی ڈال دی، اور اور اس کے باعث کئی اشخاص نے اپنی بیویوں کو طلاق تك دے ڈالی، اور کئی عورتوں نے اپنی عزت و شرف اس کے باعث کھو ڈالی، اور کمزور ایمان اور قلیل علم والے افراد نے ان کمروں میں پیدا کیے جانے والے شبہات اور انحرافات سے دھوکہ کھایا اور ان کے قدم ڈگمگا گئے اور وہ گمراہ ہو گئے.

مسلمان شخص پر واجب اور ضروری ہے کہ جب وہ کسی پرفتن ماحول کے متعلق سنے، یا کسی معصیت کا سنے اور دیکھے تو اس پر عمل کرنے والوں کو اس سے روکے، اور ان کی اصلاح کرے ۔ اگر وہ اس کی استطاعت اور قدرت رکھتا ہو ۔ اور یا پھر وہ اس طرح کے ماحول سے کنارہ کش ہو جائے، اور وہ اس دھوکہ میں مت آئے کہ اس کا ایمان قوی ہے، یا وہ ان کے حالات معلوم کرنا چاہتا ہے، یا وہ صرف وقت گزارنا چاہتا ہے!

میرے بھائی انٹرنیٹ پر موجود ان چیٹ رومز سے آپ بچ کر رہیں اور ان میں موجود مجالس میں شامل نہ ہوں، اور جہاں فحاشی و باطل ہو وہاں سے اپنے آپ کو دور رکھیں، کیونکہ یہ مجالس بہت زیادہ نقصان دہ اور قلیل الفائدہ ہیں، نہ تو دنیا میں ان کا کوئی فائدہ ہے، اور نہ ہی آخرت میں آپ کو نجات و کامیابی سے ہمکنار کر سکتی ہیں.

اور اگر آپ دیکھیں کہ آپ کا دل بغیر کسی ضرورت کے عورتوں سے بات چیت کرنے کی معصیت و فتنہ، اور اس یا دوسری عورت کے ساتھ لمبی بات چیت کی طرف کھینچ رہا ہے: تو یہ جان لیں کہ آپ ایك عظیم خطرہ سے دوچار ہو رہے ہیں، ہمیں امید ہے کہ آپ اپنے آپ کو اس سے نجات دلا لیں گے، اور اور شیطان مردود کی قیود سے آپ آزاد کروا لیں گے.

ہماری اسی ویب سائٹ پر چینٹ رومز کے خطرہ کی کئی ایك سوالات کے جوابات میں تنبیہ ہو چکی ہے آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کریں:

سوال نمبر (34841) اور (78385).

واللہ اعلم .